Cambridge Assessment International Education

Cambridge O Level

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

4598858611

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension **October/November 2022**

1 hour 45 minutes

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS

- Answer **all** questions in **Urdu**.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.

INFORMATION

- The total mark for this paper is 55.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

This document has **12** pages. Any blank pages are indicated.

© UCLES 2022

BLANK PAGE

PART 1: Language usage (5 marks)

Vocabulary

نیچے دیے گئے محاوروں سے اردو میں مکمل جملے بنائیں، اس طرح کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

1 پیٹ پالنا: ______________________________ [1]

____

2 زمین آسمان کا فرق ہونا: ______________________________ [1]

____

3 ایڑی چوٹی کا زور لگانا: ______________________________ [1]

____

4 اونے پونے داموں بیچنا : ______________________________ [1]

____

5 کھچڑی پکانا: ______________________________ [1]

____

© UCLES 2022

Sentence transformation (5 marks)

دیے گئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کو متضاد الفاظ سے تبدیل کریں۔

مثال: سادہ لباس اس تقریب کے لیے مناسب ہو گا۔
شوخ لباس اس تقریب کے لیے نامناسب ہو گا۔

6 پرندے آزاد رہنا پسند کرتے ہیں

______________________________ [1]

7 آج کل ٹیلی ویژن پر سیاسی پروگراموں کی بہتات ہے

______________________________ [1]

8 صاف ماحول میں رہنے والے لوگ عموماً صحت مند رہتے ہیں۔

______________________________ [1]

9 ہلکے رنگ ٹھنڈک کا احساس دلاتے ہیں۔

______________________________ [1]

10 میز کے اوپر رکھا سوٹ کیس بہت وزنی ہے۔

______________________________ [1]

© UCLES 2022

Cloze passage (5 marks)

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیے گئے ہیں۔
سوال نمبر 11 سے 15 تک ہر خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر نیچے دی گئی لائنوں پر لکھیں۔

کام کے دوران ____[11]____ لینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دماغ اور جسم کو آرام کا موقع ملے اور کھوئی ہوئی توانائی ____[12]____ ہو سکے۔ اس طرح انسان ذہنی تناؤ سے بچتا ہے اور کام میں بھی ____[13]____ آتی ہے۔ کچھ لوگ کام کی زیادتی کی وجہ سے بغیر وقفے کے کام میں ____[14]____ رہتے ہیں۔ اس طرح کم وقت میں زیادہ کام کرنے کی فکر میں ان کی کارکردگی ____[15]____ ہوتی ہے اور اکثر کام بھی مقررہ وقت میں مکمل نہیں ہو پاتے۔

متاثر۔	انداز۔	قریب۔	مصروف۔	کمزوری۔	شوق۔	بحال۔	تناسب۔
اہم۔	بہتری۔	معطل۔	واپسی۔	خیال۔	وقفہ۔	فرق۔	

11 ______________________________ [1]

12 ______________________________ [1]

13 ______________________________ [1]

14 ______________________________ [1]

15 ______________________________ [1]

PART 2: Summary (10 marks)

مندرجہ ذیل عبارت کوپڑھنے کے بعد دیے گئے اشاروں کی مدد سے 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

انسان ایک سماجی جاندار ہے۔ دوسرے انسانوں سے تعلقات بنانا اور مل جل کر رہنا اس کی فطرت میں شامل ہےاور اسی سے معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق ہمارے سماجی تعلقات بھی ہماری دماغی اور جسمانی صحت پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔ اپنے ارد گرد کے لوگو ں سے خوش گوار تعلقات رکھنے والے لوگ نا صرف ذہنی طور پر پُرسکون رہتے ہیں بلکہ جسمانی طور پر بھی زیادہ صحت مند زندگی گزارتے ہیں۔ اسی لیے اب ذہنی اور جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ سماجی صحت بھی بہت اہم سمجھی جاتی ہے۔

سماجی طور پر صحت مند زندگی گزارنے سے مراد یہ ہے کہ ہم دوستوں، رشتہ داروں، کام کاج کے ساتھیوں اور جن لوگوں سے ہمیں روزمرہ زندگی میں واسطہ پڑتا ہے، ہر ایک کے ساتھ کشیدگی اور تناؤ کے بغیر وقت گزار سکیں جو سب کے لیے راحت کا باعث ہو۔ اس کے علاوہ حالات کی مناسبت سے اپنے آپ کو ڈھالنے کی صلاحیت بھی سماجی صحت مندی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ ایسے لوگ ناصرف خود خوش رہتے ہیں، بلکہ معاشرے کے لیے بھی مفید ثابت ہوتے ہیں۔ دکھ اور سکھ دونوں زندگی کا حصہ ہیں۔ ناموافق حالات میں ہار مان کر اپنی زندگی کو قابل رحم بنانے والے لوگ دوسروں کی مشکلات میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ اگر مسائل کا مقابلہ کرناپڑے تومثبت سوچ اور امید کے ساتھ حالات کو قبول کرنا چاہیے۔ اچھی امید زندگی میں آگے بڑھنے کا جوش اور جذبہ پیدا کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسائل کے حل کے لیے پوری کوشش اور محنت کی جائے تو حالات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

موجودہ دور میں کمزور سماجی تعلقات کی ایک بڑی وجہ کمپیوٹر اور دیگرجدید آلات کا بے تحاشہ استعمال ہے۔ میلوں دور بیٹھے لوگ آپس میں تبادلۂ خیال تو کر لیتے ہیں، لیکن اپنے اردگرد کے ماحول اور لوگوں سے لاتعلق ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک اور مسئلہ یہ بھی ہے کہ لوگوں میں ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جن کے ساتھ تعلقات سماجی دوریوں کا باعث بن سکتے ہیں۔ دوسروں کے بارے میں منفی سوچ رکھنے والے لوگوں کی دوستی ہمیں تنہائی کا شکار کر سکتی ہے۔ خوشگوار سماجی تعلقات کے لیے ضروری ہے کہ دوسروں پر بے جا تنقید اور الزام تراشی سے پرہیز کیا جائے تاکہ آپ کی موجودگی لوگوں کے لیےخوشی کا باعث ہو۔ اپنے ارد گرد دوستی اور اعتماد کے رشتوں کو بہتر کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہنا بھی ضروری ہے تاکہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ تعلقات مزید مضبوط ہوسکیں۔

16 دی گئی عبارت کو پڑھ کر اشاروں کی مدد سے تقریباً 100 الفاظ کا خلاصہ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(a) سماجی تعلقات کی اہمیت

(b) سماجی صحت کی تعریف

(c) مشکلات کا مقابلہ

(d) سماجی تعلقات میں رکاوٹیں

(e) اچھے تعلقات کی کوشش

[10]

PART 3: Comprehension (30 marks)

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم اور تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن لیاقت علی خان کی اہلیہ بیگم رعنا لیاقت کا شمار پاکستان کی اہم تاریخی شخصیات میں ہوتا ہے۔ رعنا لیاقت علی خان کی پیدائش 1905 میں شمالی ہند کے علاقے المورہ میں ہوئی اور ان کا نام آئرین رتھ پنت رکھا گیا۔ ان کے دادا جو پہلے ہندو تھے اور وہاں کے مشہور وید یا حکیم تھے بعد میں انہوں نے عیسائی مذہب قبول کر لیا تھا۔ آئرین شروع سے ہی ایک زندہ دل، روشن خیال اور پر اعتماد خاتون کے طور پر جانی جاتی تھیں۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم۔ اے کرنے کے بعد وہ ایک کالج میں لیکچرار مقرر ہوئیں۔

لیاقت علی خان سے ان کی شادی 1933 میں ہوئی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کا نام گل رعنا رکھا گیا۔ اس وقت لیاقت علی خان ہندوستان کی سیاست کا ایک نمایاں کردار اور قائدِ اعظم کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ گل رعنا نے بھی مسلم لیگ میں شامل ہو کر تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ قیام پاکستان کے بعد اپنے شوہر کے ہمراہ پاکستان منتقل ہو گئیں۔ اس موقع پر لیاقت علی خان نے دہلی میں موجود اپنا بنگلہ سازوسامان کے ساتھ پاکستان کو عطیہ کر دیا، جو آج بھی پاکستانی سفارت خانے کے استعمال میں ہے۔

لیاقت علی خان پاکستان کے پہلے وزیر اعظم منتخب ہوئے تو بیگم رعنا کو کابینہ میں اقلیتوں اور خواتین سے متعلق وزارت سپرد کی گئی۔ 1949 میں پاکستانی عورتوں کی فلاح و بہبود کے لیے بنائی گئی غیر سیاسی تنظیم 'اپوا' کا قیام عمل میں آیا اور بیگم رعنا لیاقت اس کی پہلی صدر مقرر ہوئیں۔ یہ تنظیم خواتین کی صحت، تعلیم، قانونی اور مالی امداد میں آج بھی اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ 1952 میں اقوام متحدہ کے اجلاس میں پاکستان کے مندوب کی حیثیت سے شریک ہوئیں۔ اس کے علاوہ ہالینڈ اور اٹلی میں پاکستان کی سفیر کی حیثیت سے بھی فرائض انجام دیے۔ 1973 میں صوبہ سندھ میں گورنر کی حیثیت سے ان کا تقرر ہوا اور انہوں نے اس عہدے پر تین سال تک کام کیا۔ ان کو صوبے کی پہلی خاتون گورنر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان کو نا صرف پاکستان بلکہ بیرون ملک سے متعدد اعزازات سے بھی نوازہ گیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے انہیں انسانی حقوق کا ایوارڈ دیا گیا اور پاکستانی سفیر کی حیثیت سے ہالینڈ نے انھیں اپنے سب سے بڑے اعزاز 'اورنج ایوارڈ' سے بھی نوازا۔ حکومت پاکستان کی جانب سے 'نشان امتیاز' کا ایوارڈ دیا گیا۔

© UCLES 2022

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

17 بیگم رعنا لیاقت کا پیدائشی نام کیا تھا؟ ان کا خاندان کہاں آباد تھا؟

[2]

18 رعنا لیاقت کے دادا کس پیشے سے منسلک تھے؟ رعنا لیاقت نے اپنے لیے کس شعبے کا انتخاب کیا؟

[2]

19 قیامِ پاکستان سے پہلے لیاقت علی خان اور بیگم رعنا لیاقت کا کیا سیاسی کردار تھا؟

[2]

20 لیاقت علی خان نے دہلی میں اپنی جائیداد کے لیے کیا فیصلہ کیا؟ اور اس سے پاکستان کو کیا فائدہ ہوا؟

[2]

21 'اپوا' نامی تنظیم کیوں قائم کی گئی؟ 1952 سے پہلے بیگم رعنا لیاقت نے پاکستان میں کون سے 2 کردار ادا کیے؟

[3]

22 بین الاقوامی سطح پر بیگم رعنا لیاقت نے کن 2 حیثیتوں سے پاکستان کی نمائندگی کی؟

[2]

23 صوبہ سندھ کے حوالے سے انہیں کیا انفرادی مقام حاصل ہے؟ حکومت پاکستان نے انہیں کس اعزاز سے نوازا؟

[2]

© UCLES 2022

Passage B

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

ازبکستان وسطی ایشیا کا ایک ملک ہے جو 31 اگست 1991 کو سابق سوویت یونین سے آزاد ہوا تھا، تاہم سرکاری طور پر ازبکستان کا یوم آزادی ہر سال یکم ستمبر کو منایا جاتا ہے۔ ازبکستان نے آزادی کے بعد اپنا ٹائم زون پاکستان کے مطابق مقرر کر لیا تھا۔ اس اعتبار سے ازبکستان دنیا کا واحد ملک ہے جس کی گھڑیاں پاکستانی وقت کے عین مطابق ہیں۔ یہاں صدارتی نظام حکومت رائج ہے۔ ملک 12 صوبوں اور ایک خودمختار ریاست پر مشتمل ہے۔ ازبکستان خشکی سے گھرا ہوا ملک ہے، جس کی سرحدیں چاروں طرف سے ایسے ممالک سے ملتی ہیں جو خود بھی سمندر سے محروم ہیں۔

یہاں کی قومی زبان ازبک ہے۔ روسی زبان عام بول چال کی زبان ہے اور خصوصاً شہروں میں اس کا رجحان عام ہے۔ اسکولوں میں ذریعہ تعلیم ازبک ہے۔ سوویت یونین کے دور میں روسی زبان بطور ثانوی زبان پڑھائی جاتی تھی جبکہ آزادی کے بعد سے انگریزی بطور ثانوی زبان پڑھائی جاتی ہے۔ ایک دلچسپ امر یہ ہے کہ ازبک اور اردو زبان میں تقریباً تین ہزار سے زائد الفاظ مشترک ہیں۔ اس کی وجہ شاید دونوں زبانوں پر ترکی اور فارسی کے گہرے اثرات ہیں۔

ازبکستان قدیم شہروں کی سرزمین ہے، جن میں سے بخارا اور سمرقند تقریباً ڈھائی ہزار سال قدیم ورثہ اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ یہ شہر قدیم مساجد اور بزرگوں کے مزارات کی وجہ سے خاص شہرت رکھتے ہیں۔ پیغمبر حضرت دانیالؑ اور امام بخاریؒ کے مزارات خاص طور پر عقیدت مندوں کی توجہ کا مرکز ہیں۔ یہاں قدم قدم پر علماء، اساتذہ، بزرگوں، بادشاہوں اور فاتحین کی داستانیں ملتی ہیں۔ امیر تیمور کا مقبرہ بھی یہاں موجود ہے۔ 1220 عیسوی میں بخارا کا شہر چنگیز خان کی تباہ کاریوں کا نشانہ بھی بنا۔ بخارا کا قدیم مرکز یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثوں میں شمار ہوتا ہے۔ سمرقند اور بخارا ماضی کے بہت سے معروف علماء اور سائنس دانوں کے وطن کی حیثیت سے بھی ایک نمایاں شناخت کے حامل شہر ہیں۔ دنیائے اسلام کے عظیم فلسفی اور ماہر طب بو علی سینا بخارا کے رہنے والے تھے۔ انہیں بجا طور پر جدید میڈیکل سائنس کا بانی کہا جاتا ہے۔ مشہور ماہر ریاضیات محمد بن موسیٰ الخوارزمی کی جائے پیدائش ''خوارزم'' بھی ازبکستان میں ہے۔ ازبکستان میں پٹرولیم کے بڑے ذخائر موجود ہیں اور یہ کپاس پیدا کرنے والا اہم ملک بھی ہے۔ اب حکومت یہاں موجود تاریخی ورثے کے حوالے سے سیاحت کو فروغ دینے اور مستقبل میں زر مبادلہ میں اضافہ کرنے کی کوشش بھی کر رہی ہے۔

© UCLES 2022

اب نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

24 ازبکستان کا یوم آزادی کس تاریخ کو منایا جاتا ہے؟ پاکستان اور ازبکستان کے درمیان کیا مطابقت پائی جاتی ہے؟

[2]

25 ازبکستان کن انتظامی حصوں پر مشتمل ہے؟ ازبکستان اور اس کے ہمسایہ ممالک میں کیا جغرافیائی یکسانیت ہے؟

[3]

26 موجودہ دور میں ازبکستان میں روسی اور انگریزی زبانوں کی کیا اہمیت ہے؟ 2 باتیں لکھیں۔

[2]

27 ازبک اور اردو زبانوں میں کیا مماثلت پائی جاتی ہے؟ اس کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

[2]

28 بخارا اور سمرقند کی تاریخ کتنی پرانی ہے؟ یہاں مساجد کے علاوہ کون سی عمارات لوگوں کی خاص توجہ کا مرکز ہیں؟

[2]

29 ازبکستان سے تعلق رکھنے والے کن 2 علمی ماہرین کا ذکر کیا گیا ہے؟

[2]

30 ازبکستان کے 2 بڑے معاشی وسائل کون سے ہیں؟

[2]

© UCLES 2022

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of Cambridge Assessment. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2022